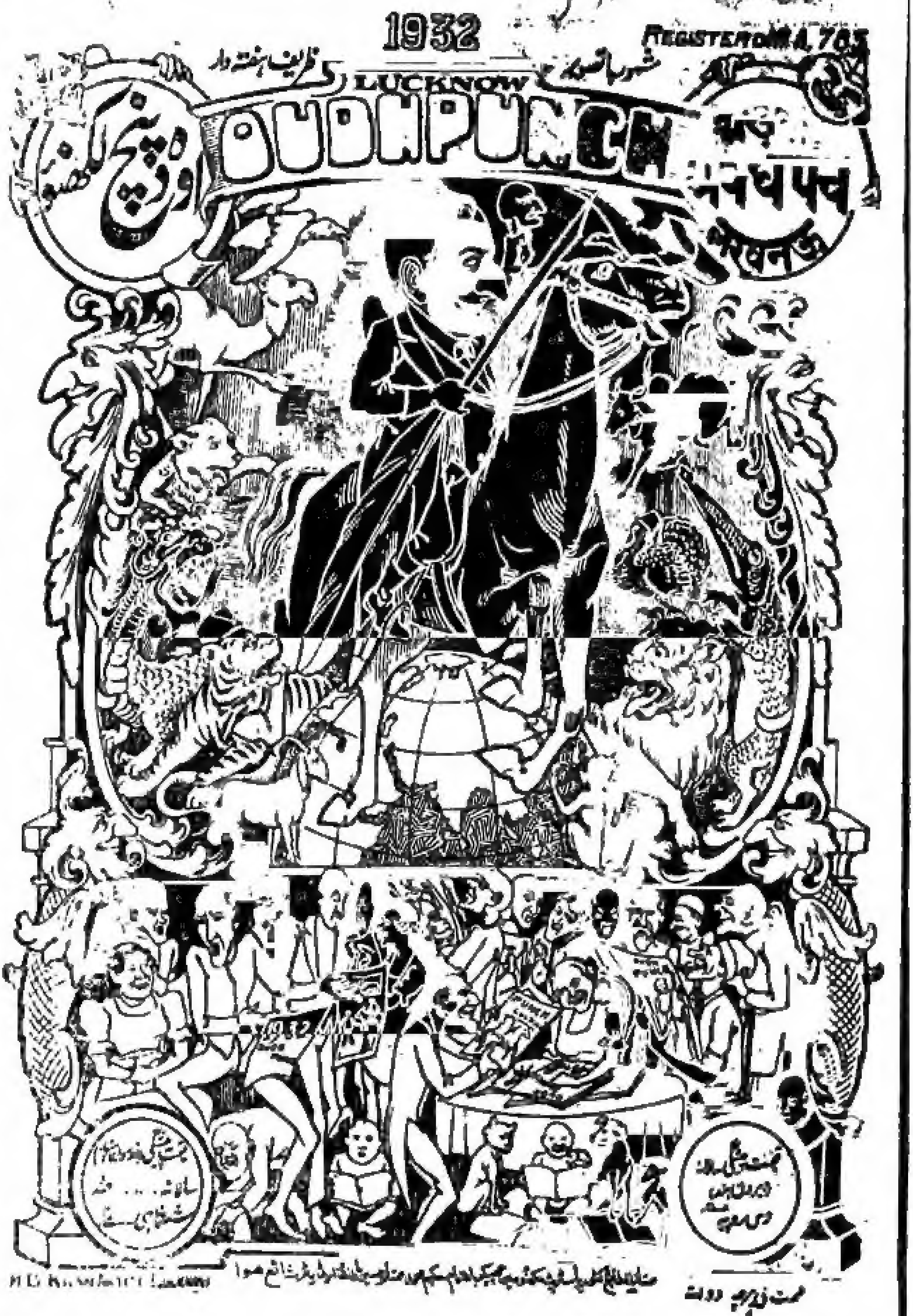

1932
LUCKNOW
OUDH PUNCH
اودھ پنچ لکھنؤ

تار کا پتہ

[illegible]

کارخانہ مقتدا خاں لطیف خاں تاجر تمباکو و عطر لکھنؤ

گزشتہ ۲۵ سال سے اب تک نہایت نیکنامی اور روز افزوں ترقی کے ساتھ

جاری ہے۔

برانچ امین آباد لکھنؤ

منتخبات اودھ پنچ

جلد اول

علم و ادب کے علمی اور فلسفیانہ مضامین
کا دلچسپ اور سبق آموز چیدہ چیدہ مضامین
کا بے بہا خزینہ [illegible] یعنی اودھ پنچ کی [illegible]
کے [illegible] صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد [illegible]
محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں یہ مجلدات
ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست [illegible]
ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنا چاہئیں قیمت
فی جلد [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار۔
خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے
اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی [illegible]
مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اس کے پیشتر کی بھی چند
جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت
فی جلد [illegible] محصول بذمہ خریدار۔

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ [illegible] اودھ پنچ [illegible]
[illegible]
(۲) قیمت [illegible]
[illegible]

ذرا قاعدہ و ضوابط

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible]
(۶) [illegible]

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱ نمبر ۳

مضامین

مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۲ء

غزل

(از حضرت ... آشفتہ ...)

عاریاں ہیں تو خوش ہے بغیر بجھے اور بجھکر
جسطرح شمع تو کم کا او باد بجھکر

دل کی شعلہ سنگ نہ کوش
بکتا ہے حال پہ ہم غصہ اور بجھکر

مدت سے تھا جو دیدنی مجھے مرا آلام و خوش
خوش ہوں کسی کے باعث ہی تو اور بجھکر

غافل ہوں یا ہی دنیا و اشکوں سے عجب
خاموش ہیں ابھی مجھے جھنکار بجھکر

جہاں دو نظر طرفہ بہت خوب ہیں مگر
کیا دیکھیے تو دید و دیو اور بجھکر

کہیے سے وہ اسطرح صورت خانے عاشق
سر رکھ دیا ہے سنگ در یار بجھکر

کمبخت اخیر کی ابھی گزر گا وہ ہے ہی
وہ پائمال شوخی رفتار بجھکر

ہے اعتذ مستانہ کی دعوی ہی مرا دیکھیں
میرے مقدرات کی رفتار بجھکر

بیداد غم کی دوست کا تھا استظار سخت
دو دن سے وہ اک کی اثر تار بجھکر

ہے میرے دل کو دیکھ کے ہلاک جدید عجیب
اترو کہ جیسے کوئی چمن زار بجھکر

وہ چشم مست گردش ساغر کے ساتھ تھا
بیہوش کر گئی مجھے ہشیار بجھکر

ہے وہ کوئی جس کے لیے بیٹھے ہیں آج بھی
پیہم در وشی وہ شب تہ دوست دار بجھکر

ہوا انتفات دوست آشفتہ کی سبب
لیکن زر اسلیقۂ گفتار بجھکر

فریب امتحان

(ماخوذ انگلش)

کسی نے سچ کہا ہے درد انسان ہے کہ آدمی ... ہو نا چاہیے

ہمارے دوست مسٹر ... صاحب ... پر لوٹ رہے تھے " ہائے پیارا میں تو دیکھو نہ کبھی کی شناسائی دولت اس پر میاں ڈکس ... ایک دوسرے سے ہی ہے تعلق کے ساتھ ... میں مشغول ہیں اور ہم ... عاشق ہیں ... کی طرح ... میں ہیں ... اب سے میاں گی ... کا فرض تو ہماری اس غلطی نے انجام دیا کہ انھیں ... کے ... سامنے پیش کیا زبان سے بھی اقرار کرنا ہی پڑا ... ہم کیوں اقرار کرتے ... بات بنانے کے لیے مجبوراً اقرار کرنا

بقیہ ۲ ....

سلسلۂ خیالات یہیں تک پہنچا تھا کہ مس ... نے فرمایا:-

" دیکھو مسٹر ... ایک شخص نے ایک ... جان بار ... بھی ... اس وقت کسی اندھیرے گڑھے میں ... تمہاری جان بچائی اور ... اس وقت کسی ... احسان مندی کے ... کہ تم سوسائٹی میں ... کسی کا اقرار کرو اور ... ہی اتفاق ... پاس ... شاعری سے واقف نہ تھا ... بہادر ... دیکھیا ... جس طرح جہاز ... جس طرح مس ... کی آنکھوں میں ... ہو جاتا ہے ... ایک تو یہ کہ تم ... دوسرے ... جائیگا تیسرے یہ کہ ... ہم دونوں کو نجات مل جائے گی ... کہ ...... پیارا ... مسٹر ڈکس ...... "

اس دلی ... تقریر ... مس کے ... صاحب ... چہرے ... آنسو ... اپنی پیاری زبان سے ... جلیل ... کہ وہ ... فرمایا " ... میں ... "

واقعی ... ہمارے مسٹر ڈکس ... مسٹر ... خاندان کو تازہ ... جان کے ... شاعری کے دیکھنے کا ... اور سب ... کرتے ... مسٹر ... واقعات گزشتہ ... بیان کیا ... دیکھا جس پر ... بہادروں نے ... جہاز کا مالک ... کی دعوت ... کو شاعر کے ... ایک مختصر ... سے ارشاد کیا ...

" اخاہ! مسٹر ڈکس مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ فن شاعری میں کمال رکھتے ہیں میرے لیے آپ کا یہ وصف بالکل نیا ہے "

دنیا کو حرف زنی کے لیے ہمیشہ ایک افسانے کی تلاش رہتی ہے ... طرف ہمارے مسٹر ڈکس کا ... ہر شخص کی زبان پر تھا۔

جدھر سنیے یہی چرچا -

" واہ رے بہادر ... کر دی "

" ... مجھے ... انعام کیا اور تمغا نہیں لیتے! "

جہاز ... ساحل سے ... اگر افسانہ ڈکس ... نہ ہوا ہوتا ... جہاز ... زبان حال سے " ... " کہتا ہوا ...

(۳)

مس ... جہاز کے ... سے ... دیکھ رہے ... ایک ... فاصلے ... جب مسٹر ڈکس کشتی سے اتر کے ... پر ...

جانے لگا میں اسی خیال میں ہے کہ اس وقت کہاں تو پھر اچھے وقت ایسے ہیں کہ زبان بھی ہو تے ہیں [illegible] نور و خشا پر برقی روشنی ہے جہاں سے ہو کر شہر سے باہر نکل جاتے ہیں پھر کمرت باندھی کہ قریب تھا کہ گرے اسی الیے کو [illegible] دریا میں کوئی عاشق جانباز خودکشی کی نیت سے جا ڈوبتا ہے [illegible] پھر اس وقت پر وہ ترکت نہیں جب کبھی [illegible] ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سے [illegible] تنہائی [illegible] گفتگو میں مشغول ہو سکتے ہیں ہر شخص جو [illegible] نزدیک نظر آجاتا تھا ۔ ایک روز مسٹر ڈکسن [illegible] کے بنگلے کی طرف جا رہے تھے کہ انھیں کسی کے تعاقب کی چاپ سنائی دی ۔ مڑ کے دیکھا تو آغا صاحب [illegible]

"میں و ابھی [illegible] کہاں تھے ؟"

"بھئی کہاں جہنم میں ۔"

"ہاں پھر دل کا کام ہے ۔"

"خیر آپ تو آنکھیں سینکیے ۔ ہائے ہائے"

آنکھیں سینکیں [illegible] دل [illegible]

ملاحظہ [illegible] کوئی [illegible] چلے

[illegible] صاحب [illegible] کرا دیا ۔ مگر ہائے صاحب [illegible] جلد [illegible] آپ [illegible] رہے ۔ [illegible]

"ہاں [illegible] تو [illegible] پروا نہیں [illegible]"

[illegible]

"بھلا ؟"

"دیکھا جائے گا ۔"

ڈکسن صاحب لمبے لمبے ڈگ رکھتے [illegible] منزل [illegible] کی جانب روانہ ہوئے راستے بھر [illegible] کی [illegible] دل ہی دل سے پیار کرتی رہی مگر آپ جانیے مس [illegible] باہر جب سامنے ہو تو اور کسی بات کا دھیان دل میں کیونکر جگہ پا سکتا ہے ۔ [illegible] کے [illegible] بھی [illegible] بالکل نسیان [illegible] ہو گئی ۔ [illegible] ادھر ادھر کی باتیں

آج صبح [illegible] کہ ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اشتہار [illegible]

آنفریبل [illegible] سے جو [illegible] صاحب کی اس [illegible] ہے [illegible] نگاہوں سے ڈکسن کو دیکھا [illegible] ۔ بات جو [illegible] آپ حضرات کی [illegible] دکھوکے میں رکھا ۔

اشتہار آپ ہی جانتے ہیں ۔

اطلاعنامہ حسب دفعہ [illegible] ایکٹ [illegible] ۱۹۰۱ء

ممالک مغربی و شمالی

[illegible]

[illegible]

	[illegible]	آنہ	پائی
اصل	۱۵	[illegible]	۰
خرچہ نالش	۳	۲	۰
سود بابت [illegible]	۲	[illegible]	۰
[illegible] ڈگری	۵	[illegible]	۱
سود بابت [illegible] ڈگری			
میزان	۲۴	[illegible]	۱

[illegible]

تفصیل اراضی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

مسز اسمتھ: آپ سے [illegible] عجیب نہیں۔

اسمتھ: [illegible] ہم کو [illegible] اور آپ [illegible] عجیب ہے۔

آرتھر: [illegible] صاحب ڈکس آپ [illegible] ہیں [illegible] حضرت [illegible] خیال [illegible]۔

مسز اسمتھ: [illegible] کیا [illegible] سا ہو [illegible] آگے [illegible]۔

اسمتھ: [illegible] بات ایک سی ہے۔

آرتھر: [illegible] حضرت [illegible] ہیں۔

ڈکس: [illegible] اصلیت کا اظہار [illegible] آپ!

آرتھر: [illegible] ہے۔

اسمتھ: [illegible] کہنا ہو۔

آرتھر: [illegible] سمندر میں [illegible] مجھے کسی نے [illegible] دونوں شخصوں نے اپنا اپنا لباس [illegible] اور یہاں [illegible] ڈکس [illegible] انسان۔

مسز اسمتھ: توبہ توبہ۔

اسمتھ: [illegible]۔

مسز اسمتھ: [illegible] مکان [illegible]۔

ڈکس: انشاء اللہ [illegible] بہرحال بہت [illegible] آپ کے خواب کی تعبیر ہے۔

آرتھر: [illegible] جہاز کے [illegible]۔

ڈکس: [illegible] نہیں ہے۔

اسمتھ: [illegible] کہتا ہوں۔

اسمتھ: مسز آرتھر [illegible] آپ کے [illegible] دیکھتا ہوں [illegible] آپ کے [illegible] ہیں۔

مسز اسمتھ: [illegible] آپ نے [illegible] سب [illegible]۔

[illegible] ڈکس [illegible] کو [illegible] اور [illegible] کا بہت [illegible] ہے۔

آرتھر: [illegible]

[illegible] چھوڑ دیجیے۔

[illegible] ساحل تک [illegible]۔

اسمتھ: [illegible] ضرورت [illegible] ڈکس [illegible] امتحان [illegible] ہوں گے۔

ڈکس: [illegible]

مسز اسمتھ: [illegible] ڈکس کی [illegible] ہے۔

[illegible] ڈکس [illegible]

ڈکس: [illegible] تو ہے [illegible] ہو گی۔

[illegible] جہاں [illegible] سمندر [illegible] دل [illegible] ہمارے [illegible] کش۔ بعض امتحان کی [illegible] دل میں [illegible] لیکن [illegible] دل سے [illegible]۔

آخر [illegible] ساحل [illegible] ختم ہوئی [illegible] سمندر [illegible]۔

فرمایا: [illegible]۔

ڈکس: [illegible] سمندر [illegible] ہوں [illegible] ادھر [illegible] کنارے [illegible] کے اپنی والدہ [illegible] لباس [illegible] جلدی سے [illegible]۔

[illegible]

[illegible] ہے۔ [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] خریدار۔

[illegible] لدھیانہ

[illegible] ختم ہوئی [illegible] دیکھتے ہی [illegible] مسز آرتھر [illegible]۔

[illegible] بھی [illegible] جان [illegible] یہاں [illegible]۔ ڈکس [illegible] آپ [illegible]۔

ڈکس [illegible] آپ [illegible]

اسمتھ: [illegible]

ڈکس: [illegible] آپ [illegible] کیا [illegible] نہیں [illegible] ان کے [illegible] سمندر [illegible] نہیں کیا۔ [illegible] تو آپ ہی [illegible] تب ہی [illegible]۔

اسمتھ: [illegible] لگا۔

[illegible] پیارے [illegible]۔

ڈکس: [illegible] آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

کو دیکھ لیں کو دیئے "

ڈکس بے استمر صاحب کے بازو پر ہاتھ رکھ کر استمر تم گھبراتے کیوں ہو۔ "وہ لڑکے باتیں تو نہیں ہے کہیں ؟ "

ڈکس " نہیں تو نہیں "

ایا " ان انگلیوں سے کیا مطلب ۔ اچھا کوئی باتیں کرو "

آنقہر " کیا کیا باتیں ہو باتیں ؟ "

ڈکس " ہاں تمھاری باتیں بہت چشم نما تھیں۔ تم خزانوں کے تمہیں چاہتے تھے۔ اب آؤ کوروں "

آنقہر " کیوں کوروں ۔ تم پیارے ہو کو دو اور نکل جاؤ۔ وہ وقت اور تھا جب میں جان پر کھیل گیا تھا ۔ تقیب رو سیاہ کے خوش کرنے کے لیے ۔ بندہ اپنی جان بھی نہ کھو دے گا "

ڈکس " تو پھر پیارا جب مجھے اتحاد خیال کی ضرورت نہیں ۔ جب کوئی خزانہ نہیں تو میں بچاؤں کیسے ؟ اور کیوں کوروں ؟ "

استمر " ہاں صاحب بات ماننے کی ہے "

آنقہر " ہاں بہت اچھی خبر ہے ۔ میاں ، جزیرہ میرا تعلق نہیں ہاتھ آیا جب سمندر میں اتریں گے جو میں نے زبردستی کشتی لے کے سمندر میں کھینچ لیا تھا اور فوج کے ساتھ جزیرے پر آگئی وہ تو کبھی ہم نے سنبھالا اور ڈسپلن دیا تو مشکل پڑا ہے ۔ وہ بس ایک صورت بھی نہیں دیکھا نصیب نہ ہوئی "

ڈکس " ان بیکار باتوں سے کیا حاصل میرا اتحاد لینا ہو تو کوروں "

استمر " شاباش بیٹا آنقہر ۔ کل میرا حال جان دار "

آنقہر " لنگر پکڑو اس کنارے پکڑو ۔ سے آنجہانی لعنت میرا جانے نہیں بلا مجھے کیوں کر بچاؤں گے ۔ وہ زندگی کا ال تو وہی ہے جو ایک مرتبہ اپنے عشق میں بہت کچھ سمندر کی تہہ میں جا چکا "

استمر " تاج کی بو اس سے ہے ۔ ہاں تو دل ، تو نہ بک "

آنقہر " اپنی پہلی دفعہ ہی انھیں حضرت کے عمر سے پر کو دانشمند اب تجربے کے بعد کو دانستہ جانا نہ کر سکے ۔ ہاں میاں تھیں کو دے کے ان کی جرات اور شائستگی کا ذوق تجربہ کر دو ۔ یہ مجھے پھرنے کے لیے جان پر کھیلیں گے ۔ "

استغفر اللہ "

استمر " تیار ہوں ۔ آنقہر ۔ اور استمر اعظم قریب آئے اور ڈکس سے مجھ پر کو بس اب دیکھو ڈکس کو کر بہ ہاتھ ان کے ایوان میں جہاں ہیں جھلکیں گے " آنقہر صاحب نے کہا کہ یہ بڑا جھنجھٹ ہے بعض کا ۔ ڈکس ہی دو وہ ہیرا جانا نہیں سارا امیر وہ اس کی جان مفت جائے گی ۔ " آپ نہیں ہوا " کہا اور سرے پاؤں تک کے ساتھ وہ کہیں سمندر کہیں بھیجے پیچھے رہ جائے ۔ سب اور نکل گئے ڈرا دیکھتے ہیں ۔ تخت کی روشنی میں بھی وہ اپنے حاشیہ کی طرف دیکھ دیا ایسے تمبو والا ہی ہے " تم خاک ہے کہ اس گھڑی کو سب میں خواہ مخواہ بیٹھے دل کو اٹھائے بغیر ۔ بھرنے لگی دل وہ سکے یہ کہ اب آپ اٹھا لے بندہ لے ہم سمندر پھر میں نہیں تو آج میں ضرور غیرت بھری ہے اپنی آبرو کا صدقہ ڈکس کو نکل جائے

م — مسلسل —

ہنسہ کی نیم

مولانا پیچ کا پوسٹ بیگ

(۱) ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

پہلے صاحب خلیفہ شوکت صاحب یہ نئی بنیاد ڈال کر تشریف لے جائے گا اور وہ مستقل قراردادیں بھی کی ہیں سیاسی مسلمانوں کے سر سے اس بات کی تحریک نکل گئی ہو جیلا نہال آپ نے کہا حضرت کے ہوتے تحریک کی شاخیں پہلے چھوٹے چھوٹے پہلے ہم نے لے لی گی ۔ بخصوصاً مختلف سیاسی خیالات رکھنے والے مسلمان ان کی ہیرا پھیری سے دوں اور وہ مانگ لیں کو تنگ ہونے کی سمجھ سکیں گے ؟ ابھی استغفر اللہ وہ بالکل امید نہیں۔

انتخاب مخلوط کا بھی انھیں کا انکار کر دیا ہے جس سے پر مسلمانوں کو ڈر آتے رہتے تھے ۔ حالانکہ جمیعۃ العلماء اس انتخاب مخلوط (غیر مشروط) کی موید ہے ۔ دیکھیے کانگرسی مسلمان اس کے ساتھ ہے ۔ اور خدا آپ کا بھلا کرے آل انڈیا شیعہ کانفرنس متفقاً اس کی قائل ۔

رام لیلا - رس لیلا اور ناٹکوں کا ہر قسم کا سامان

جات یہاں رام لیلا ، رس لیلا اور ناٹکوں وغیرہ کے لیے مکمل سامان نہایت عمدہ بکفایت فروخت کیا جاتا ہے ایک بار منگا کر ضرور آزمائش کیجیے گا ۔ ملاحظہ کے لیے فہرست مفت طلب فرمائیے گا ۔ ملنے کا پتہ

شکر سنگھار کمپنی متھرا

شیر کشمیر

زیر ادارت مولانا سید حبیب

حالات کشمیر خاص توجہ کے مستحق ہیں ۔ مولانا سید حبیب صاحب نے حال ہی میں سفر کشمیر سے واپس آ کر فیصلہ کیا ہے کہ " شیر کشمیر " کے نام سے ایک ہفتہ وار اخبار ۔ ذکر ہی ۔ جمہوریت ، افکار و حالات کشمیر پر دلیرانہ بحث کرے ۔ اور سالانہ چندہ بھی دو روپے پانچ آنہ ریاست کے ایک ورق کے برابر ہوگا اور اس کی قیمت صرف ایک پیسہ ہوگی

تاریخ اشاعت کے اعلان کا انتظار کیجیے

ریاست جموں و کشمیر کے ایجنٹ صاحبان بالخصوص جلد اپنی ضروریات سے مطلع کریں۔ اپنا آرڈر بھیج دیجیے ۔ توقف نہ کیجیے ۔

المعلن

مہتمم اعلیٰ روزنامہ سیاست لاہور

مسلمانان ہند کے جذبات کا زبردست ترجمان

جریدہ استار الٰہ آباد

ملک بھر کا واحد انگریزی ہفتہ وار مسلم آرگن حالات حاضرہ پر بہترین تبصرہ اور خصوصی خبریں کا مجموعہ خلاصہ ۔ مسلمانان ہند کے حقیقی جذبات و خیالات کا آئینہ ہے استار جیسے اپنی تجارت بڑھانے کے لیے اشتہار دیجیے چندہ سالانہ ۶ ۔ ششماہی ۳

جنرل منیجر اخبار استار الٰہ آباد ۔ یو ۔ پی



طلسمی چھلنی:

[illegible] ایک جال ہے ایک چھلنی ہو - [illegible]



زیر سرپرستی حضور نظام خلد اللہ ملکہ
نازنین اور حسین
مستورات
اپنے خوشنما و سڈول جسم کو نفیس اور اعلیٰ
لباس سے آراستہ کرنے کے بعد چاہتی
ہیں کہ وہ ایسی بہترین اور اعلیٰ
خوشبوئیں اپنے کپڑوں میں لگائیں جن
سے ان کا جسم مہک اٹھے اس لحاظ
سے وہ عطر سازی کی دنیا میں
جاری شدہ سنہ ۱۸۳۹ء
کارخانہ
اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ
کا انتخاب کرتی ہیں اور فرمائش بھیج کر اپنی آرزو پوری کرتی ہیں عطر اور تیل منگانے
اور استعمال کرنے کے بعد وہ فیصلہ کرتی ہیں کہ ان کی نظر انتخاب بالکل ٹھیک ہے
فہرست منگائیے تاجروں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے
ٹیلیفون نمبر ۱۲۹

اور مل گئی ہے کہ اتنی بڑی جماعتوں کے دل میں مسلمانوں کی بہبودی دردمندی پیدا کر دی گئی ہے کہ ان کے تحفظ حقوق کی کوششیں کی جائیں، ایسے سامان پیدا ہو جائیں گے جو آئندہ مسلمانوں کو مطمئن کر دیں گے۔

اس کے علاوہ خلیفہ صاحب یہ کہ کے صلح پر آمادہ ہوئے ہیں کہ غیر مشروط طور پر اتحاد ہو جائے تاکہ آئندہ کبھی کوئی ایسا جھگڑا پیدا نہ ہو جس سے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے۔ یہ مانا کہ یہ سب کچھ ختم نہیں ہو جاتا ابھی دو چار قرنوں تک اللہ بھی اس پر پہنچے گا جن کسی حالت و مصالحت میں شریک نہ ہوں گے جو مسلمانوں، یورپینوں، اینگلو انڈین اور سکھوں کے موافق ہوگا۔

جل جلالہ خلیفہ صاحب تو ایک مدت کی مار جھگڑے کے حامی ہیں آپ کو کانگریس کی وجہ سے مسلمانوں کی دولت کا حق تو صحیح یا غلط زبردستی حاصل ہی ہو گیا۔ اور خاص یورپینوں کی حمایت کا حق آپ کو یورپین بھائیوں نے شاید عطا کر دیا ہے۔ یہ اینگلو انڈین اور سکھوں کی وکالت غالباً کہاں سے مل گئی ہو اُن سے بغیر آپ ذرا تو رُٹنے پر رضامند نہیں ہیں؟

تیسری بات یہ ہے کہ آپ کے مرحوم بھائی کی اسکیم سر سے پیر تک قابل تسلیم ہے وہ تو بے گڑبڑ تھی اور گڑبڑ تو صرف آپ کا قصہ ہے مولانا یوں گویا فرماتے ہیں کہ ایک تھے پنڈت جی لیجئے وہ بھی پنڈت جی ہی تو حضرت یہ اس کمرے میں بیٹھے تھے کسی خاندانی علم کی ضرورت نہ تھی بیٹھک لگی تھی پان پان کا دور تھا اور تھوڑی دیر بعد یہ سب کچھ بول سے واقف نہ تھے بہرحال تاریکی سے عوام ابھی ہوا واقف نہیں ہوتے ہیں وہ جب کہ ان کو اس پر آمادہ ہوتا ہے اندر دل سے یہی جگہ آتے ہیں کہ پھر لگنے لگا تاکہ جب تو بیٹھ شروع ہوتا ہے اور بھاڑ کے وہ کیا دلکش کیسے رہتے ہیں۔ جلا ہوا اس کا اسباب کیسے کر لگا سکتے ہیں۔

ہی فرما دیکھئے جناب بے کار کی کوششیں یا بیٹھ کر یہاں بیکار وقت ضائع کریں۔ لا محالہ پنڈت سے پوچھا کہ آپ ضرور بات پوری کر دیجئے ہیں۔ جناب پنڈت جی بولے وہ دو دل اور کیا اسباب لگ کر بولے کہ لیجئے مجھے آج دیکھئے تو دو انگریزاں ایک کرتے ہیں کہ ایک کل ہی ہے تو تیسری بھی اس ڈھیری پر ہاں یہ چار تاں کو یہ حال معلوم نہ تھا وہ تو اپنے سوچ میں

پنڈت جی کو یہ حال اس وقت معلوم ہوا جب کوئی گھر ادھر پوچھنے آیا۔ "مہاراج آج کون تھے ہے؟"

مہاراج نے جھٹ کوٹھری کھولی "یہ ہماری چولھا ٹھہر جا" کہا اور اندر تشریف لے گئے۔

"ارے یہ کیا ہوا! ارے یہ کیا ہوا! اب کون آیا اے کری دیکھا اندر کیوں! ارے ہمارا ابھی تمہیں بتاؤ کہ آج کون تھا ہے؟" ہمارا ابھی ایں اور انھیں اپنی غلطی محسوس ہوگئی گویا ہمیں اتفاقاً اندھیرے کے باعث چار انگریزوں کے قطرات کی طرح دیا میں نہ ہو سکی عشرت سے محروم اور بھاڑ کی دست برد سے محروم رہ گئی تھیں۔ اُنھیں دیکھتے ہی پنڈت جی کی باچھیں کھل گئیں۔ باہر نکلے گھر سے فرمایا "بھیا سے تمھری کو باچھی تو ہمرین سب گڑبڑ دیا (جھوکر دی) کون ادھر آج گڑبڑ تو ہمیں ہو۔"

بس مرحوم برادر خلیفہ کی اسکیم بھی اسی طرح خیر یا ٹل ہے جس پر اکثر ہوشیار بڑے بڑے اعتراضات وارد کر چکے ہیں اب آپ بیٹھے خلیفہ صاحب کے فساد کی اور گڑبڑ تو صرف آپ ہی کے روا تیار ہوگی وہ کس مرض کی ہوگی؟

صلح اگر ہو سکتی ہے اگر گڑبڑ ہو تو تہ بیٹھک کے ڈھیر ہو جاتے اور گڑبڑ تو تھی انگریزیں گئیں دوسری انگریزیوں میں شامل و جل کر دیتے ہیں۔ کوئی ڈھیر دیکھ جس پر بیٹھ

خود ساختہ لیڈر



اُف! یہ موئے کا بھاڑ! کمبختوں نے ایک ساتھ ہی صلح کی ٹھہرائی ہے
اب ہم ہیں اور یہ انگیٹھی — بھو بھو ....

کہ بھاڑ دنیا سے بڑھ کے گئی سمجھتے پنچ کہو تو ہر ایک مرتبہ تھوک کی کوٹھری میں انھیں جانے کا اتفاق ہوا دیکھتی کیا ہیں کہ کوٹھری کے دو کونوں میں انگریزاں ابھری ہیں۔ انگریزاں تو اُنھوں نے نکال باہر کیں کہ شاید پنڈت جی نے کسی کام سے رکھی ہوں گی مگر گوٹ کر اُس کا ڈھیر اُنھوں نے پسند نہیں فرمایا۔ گئی اور بے گئی سب ایک ہی بھاڑ سے ملا دی۔

قبول اعتدال ہو تمام کیجیے۔ والسلام۔

پنچ:- یہ تو واقعی بڑا ایک بدقسمتی ہے، اگر خلیفہ شوکت صاحب نئی دنیا کی جانب سدھارنے ہوتے تو شاید مل جاتے مسلمانوں کے تمام فرقے اکٹھے کر کے مذہب کے ساتھ گڑبڑ ہو تو ضرور کر لیتے ہیں۔ کیا عجب ہے کہ اسکیم کی گڑبڑ ہو تو ذرا ہی سب پر ہوتے مل کے اور ایک تیسری گڑبڑ ہو کہ جب ہو اور ان کا

اگر ... کی کچھ ورزش نہیں۔ فٹ بال، ہاکی، کرکٹ کھیلتے ہیں
اور یہ کھیل میدان رزم میں۔

(۲) دوسرے نامہ نگار صاحب نے انگریزی سکولوں
کے [illegible] تحریر فرمائے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ
نمبر میں [illegible] کئے جائیں گے۔

(۳) تیسرے محترم بزرگ [illegible] تعلیم کی
زبوں حالی پر [illegible] فرماتے ہیں:-

(الف) اسکولوں میں تعطیلیں بہت ہوتی ہیں
[illegible] کھیلا کرتے ہیں۔ پانچ مہینے چھٹی
اور سات مہینے گلی ڈنڈا۔

(ب) فیس بہت زیادہ ہے اور بڑی تعطیل کے
زمانے میں ماسٹروں کو مفت تنخواہ دی جاتی ہے
چھٹیوں میں ماسٹر امتحان کے پرچے دیکھتے ہیں جس کی
اجرت ملتی ہے [illegible] کی سیر کرتے ہیں۔ اور لاوارث
پیدا کرتے ہیں۔ جس کا بار [illegible] شاگردوں یا ان کے
[illegible] پر ڈالا جاتا ہے۔

(ج) [illegible] زمانے میں [illegible] اس زمانے
میں فیس میں کمی کرنی چاہیے۔

الغرض اس قسم کے [illegible] اعتراضات ممکن
ہے کہ بعض ان میں سے قابل قبول بھی ہوں یہاں
[illegible] میں جناب نامہ نگار نے جو کچھ تحریر فرمایا
ہے اس تعلیمی [illegible] سے تعلق رکھتا ہے جس کا
اثر [illegible] بالواسطہ [illegible] پر ہوتا ہے
اس کی اصلاح [illegible]
[illegible] کمیٹی مقرر ہو جائے گی
اور وہ اعتراضات سنے گی۔

اصل قابل اعتراض شے [illegible] کا نصاب تعلیم ہے
[illegible]
[illegible] کتابیں بدل جاتی ہیں اور ان کی جگہ
دوسری ان سے زیادہ فضول مقرر ہوتی ہیں [illegible]
[illegible] طالب علم کو
[illegible]
[illegible] ہندوستانی لڑکوں کے [illegible]
[illegible] اس [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible] ان بچوں کے پڑھانے والا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تکمیل پر ختم کرتے ہیں۔

(۳) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایک اسلامی ریاست میں [illegible]
[illegible] اسلام کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ کے نزدیک [illegible] اسلامی
[illegible] آپ کے [illegible] اسلام کو دور
[illegible] سلام۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فرض کو پہچانو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قائم [illegible]
[illegible] مسلمانان ہند کی سیاسی، مذہبی اور اقتصادی حیات
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسلامی کتب کی
[illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمانوں کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] سرمایہ .... [illegible]
فروخت شدہ سرمایہ .... [illegible]
ادا شدہ سرمایہ .... [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

لاہور

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

چھپنے نہ نجز کتاب جس سے سچ سچ ہوا میں گرہ لگا

اور

ایک گراموفون کی طرح سُر درج محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی ان کے گلے سے نقل کی ہوئی مُرتب اور ...

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھُرپد اور ہوریاں اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ ... سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد ہر گز نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اصلی طور پر ... کو درست ... جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ... مصنف نے ... صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مستقل ... استادوں کا سرمایہ ناز ہیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ... المشتہر ...